السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے : وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ یُضِلُّ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ کے اختیار میں ہیں ۔ توانسان قصوروار کیوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ سوال میں لکھتے ہیں، قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے : وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ یُضِلُّ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ان الفاظ کے ساتھ مجھے تو نہیں ملا ۔ آپ برائے مہربانی ذرا سورت اور آیت نمبر کی نشاندہی فرمادیں ۔ بڑی نوازش ہوگی ۔

سوال یہ بنایا گیا ہے ''ہدایت اور گمراہی دونوں (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہیں تو انسان قصوروار کیوں ؟'' تو جواباً عرض ہے قرآنِ مجید کی کئی ایک آیات میں بتایا گیا ہے کہ رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ۔ ایک مقام پر فرمایا :

اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ (۵۸) (الذاریات)

[''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے ۔''] تو ان سوال کرنے والے صاحب سے آپ پوچھیں جب رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے رزق اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے تو پھر انسان رزق کی خاطر مارے مارے کیوں پھرتا ہے ؟ دکان ڈالتا ہے ، فیکٹری لگاتا ہے ، مزدوری کرتا ہے ، ملازمت اختیار کرتا ہے اور زراعت و کاشتکاری کرتا ہے ۔ آخر یہ سارے اور ان کے علاوہ اور دھندے کیوں ؟ جبکہ رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے :

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ (۲۱) (الحجر)

[''اور جتنی بھی چیزیں ہیں، ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے اتارتے ہیں ۔'']

پھر یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ اور یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ میں یہ نہیں کہ ہدایت اور ضلالت انسان کے بس اور اختیار میں نہیں، جیسا کہ سائل صاحب سمجھ رہے ہیں ۔ صرف ''مَنۡ یَّشَآءُ'' کے لفظ آئے ہیں، جس سے انسان کی مشیت، اس کے ارادے اور اختیار و قدرت کی نفی نہیں نکلتی ۔ دیکھئے انسان کا کوئی کام بھی لے لیجئے ۔ مثلاً : اس کا گھر سے نکل کر مکان یا کارخانے یا دفتر میں جانا ، اللہ تعالیٰ کی مشیت ، اس کے ارادے اور اختیار و قدرت سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ (۲۹) (التکویر)

[''اور تم بغیر پروردگارِ عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ۔''] مگر اس سے آج تک کبھی کسی نے نہ سمجھا اور نہ کہا کہ میں گھر سے نکل کر دکان یا کارخانے یا دفتر اپنی مشیت ،اپنے ارادے اور اختیار و قدرت کے بغیر گیا، کسی نے اس کو جبر قرار نہیں دیا ۔ بالکل اسی طرح انسان کی ہدایت و ضلالت والا معاملہ کہ اس کی ہدایت و ضلالت اس کے اپنے ارادے اور اختیار و قدرت سے ہے ، باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے انسان کی ہدایت و ضلالت کے ساتھ تعلق سے انسان کے ارادے اور اختیار و قدرت کی نفی نہیں نکلتی اور نہ ہی اس سے جبر لازم آتا ہے ، اوپر والی مثال پر غور فرمالیں ۔

پھر یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ اور یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیات میں واضح فرمادیا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ (۱۳) (الشوریٰ)

[''اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے ، وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے ۔''] ایک اور مقام پر ہے :

الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدٰىہُمُ اللّٰہُ وَاُولٰٓئِکَ ہُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (۱۸) (الزمر)

[''جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر جو بہترین بات ہو، اس کا اتباع کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں ۔''] ایک اور مقام پر ہے :

وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (۶۹) (العنکبوت)

[''اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے۔''] ایک اور مقام پر ہے :

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ

ایک اور مقام پر ہے :

وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ

ایک اور مقام پر ہے :

وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ

ایک اور مقام پر ہے :

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

سائل صاحب نے سوال کیا کہ انسان قصوروار کیوں ؟ تو جنابِ محترم! انسان قصوروار اس لیے کہ اس نے اپنی مشیت ،اپنے ارادے اور اختیار سے بلاجبر واکراہ اپنے ظلم وفسق کی بنا پر ضلالت وگمراہی کو اختیار کیا اور اپنایا۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص